© rasailojaraid.com

دولت کو خیر کہا ہے تو سیدنا حسن نے کہا کہ لا اسراف فی الخیر کہ یہ جو میں دولت تقسیم کر رہا ہوں بانٹ رہا ہوں اس میں اسراف نہیں ہے خیر کے تقسیم کرنے میں اور اس کے بانٹنے میں مساکین فقرا غربا یتامی بیوگان کا حق ان کو دینے میں یہ خیر ہے عمل بھی خیر ہے مال بھی خیر ہے اس میں جتنی بھی زیادتی کرتے چلے جاؤ گے اسراف نہیں ہے اس میں قبولیت کا درجہ ہے

یہ مختصر سی گزارشات تھیں جو آپ کی خدمت میں عرض کر دیں۔ پھر موقع ملا تو سیدنا معاویہؓ کی شخصیت کے دیگر پہلوؤں پر کچھ عرض کروں گا۔ بہرحال آج کی شام امیر وامام کے نام......والسلام علیکم ورحمتہ اللہ۔

مودودی صاحب سے قاضی صاحب تک

مولانا عبدالغفار حسن

حسن انتخاب

جماعت اسلامی پاکستان کے بزرگ دانشور جناب نعیم صدیقی "ہفت روزہ" تکبیر (کراچی) میں آج کل "ہفت رنگ" کے نام سے کالم لکھ رہے ہیں۔ اور کچھ عرصہ سے قاضی حسین احمد کی "جمہوری" پالیسیوں پر اسلامی نقطہ نظر سے سخت تنقید کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں جماعت اسلامی کے ایک سابق بزرگ کی تحریر سے یہ ایک اقتباس ایک معاصر سے ہم بھی نقل کرتے ہیں۔ اس کی اہمیت اسے پڑھ کر محسوس کی جاسکتی ہے۔ (ادارہ)

جناب نعیم صاحب آج کا جماعت کے توسیعی منصوبہ کے خلاف "ہفت رنگ" میں بہت کچھ لکھ رہے ہیں۔ وہ مولانا مودودی کی تحریروں کی روشنی میں اس کو غلط قرار دے رہے ہیں" حالانکہ ۱۹۵۱ء میں جماعت اسلامی نے الیکشن میں حصہ لینا شروع کر دیا تھا۔ ظاہر بات ہے کہ الیکشن میں کامیابی عوامی مقبولیت کے بغیر نہیں ہو سکتی لہٰذا ضروری تھا کہ جماعت کی پالیسی میں وسعت پیدا کی جائے۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ بانی جماعت اور میاں طفیل محمد کے زمانہ امارت میں عوامی مقبولیت کی رفتار مال گاڑی یا پسنجر ٹرین کی طرح تھی" موجودہ امیر جماعت نے یہ جرم کیا کہ اس کی رفتار کو "تیز گام" بنا دیا ہے۔

شخصی عقیدت میں غلو کا نتیجہ ہے کہ بانی جماعت کے طرز عمل کو غلطی سے پاک قرار دیا جا رہا ہے حالانکہ خود ان کے زمانہ میں خود ان کی صدارت میں الیکشن میں شرکت کے لئے فیصلے کئے گئے اور انقلابی قیادت کا نعرہ لگایا گیا۔ اصل میں بات یہ ہے کہ ۱۹۵۱ء تک مولانا مرحوم جمہوریت کے خلاف تھے لیکن اس کے بعد جمہوریت کی حمایت میں ان کی تحریریں منظر عام پر آئیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو "اسلام کا نظریہ سیاسی" میں ص ۴۳ مع حاشیہ ص ۴۶۔

(بشکریہ ہفت روزہ "المنبر" فیصل آباد۔ ص ۱۳-۱۴)

© rasailojaraid.com